ماشاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

نعت مصطفیٰ

از اہتمام کمترین احقر العبید عبد المجید غفر لہ الحمید درماہ جون ۱۹۱۸ عیسوی

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا صَاحِبَ الۡجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الۡبَشَرۡ ۔۔۔ مِنۡ وَجۡھِکَ الۡمُنِیۡرِ لَقَدۡ نُوِّرَ

لَا یُمۡکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ ۔۔۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قصیدہ

قصر دیوان مین بھرا ہے نقد نعت شاہ کا ۔۔۔ اسلیے در پر لگا ہی قفل بسم

عشق محبوب خدا او رحضرت لسان کا دل ۔۔۔ کوہ کو سر پر لیا دیکھو کلیجہ کا

ٹھوکرین پاے مبارک کی ہین کھاتا عمر بھر ۔۔۔ سنگریزہ کاش ہوجاتا نبیؐ کی

جا بجا ہین وصف رخسار و جبین پاک کے ۔۔۔ بیت کا ہر نقطہ نقطہ گھر ہی مہ

زینت سینہ ہوئی ہی آتش حب نبیؐ ۔۔۔ آبلہ دل مین نہین گنبد ہی بیت

سیدھے جنت کو چلین اے مدینہ ہم ۔۔۔ پہونچ گئے دونون برابر پھیری

روز و شب تسخیر کی حق سے یہی ہی التجا ۔۔۔ یا خدا دکھلا مجھے روضہ رسو

غزل

پڑھا وصف پیمبر ہی یہ رتبہ میرے دیوان کا ۔۔۔ گمان ہر صفحہ پر جبرئیل کو ہی لوح ام

مین دیوانہ ازل سے ہون نبیؐ کی روے تابان کا ۔۔۔ طلوع صبح جنت چاک ہی میرے

کسے مقدور تھا ملک عدم سے آنے جانے کا ۔۔۔ نبیؐ کی تیغ نے کھولا ہی ناکا شہر

مرا سینہ ہی داغ عشق احمد سے ترو تازہ ۔۔۔ کہو رضوان سے کر جائے تماشا اس

ن جلوه فرما اس دل پر داغ مین میرے
خدا کو کیون نہو منظور سیر ایسے گلستان کا

ن وصف مداح نبی دیوان مین میرے
زمین شعر پر دریا روان ہی در غلطان کا

ور حضرت کا ہی مضمون جا بجا لکھا
بنا ہی مطلع خورشید مطلع میرے دیوان کا

کا تبین تم دیکھلینا فیض رحمت سے
جلے گا حشر مین میرے عوض مکتوب عصیان کا

جھے خوف ای تسخیر تعزیر قیامت کا
بھروسا روز محشر ہی مجھی اپنی نگہبان کا

غزل نعتیہ

حمد مین لکھون کیا مرا رتبہ کیا ہی
وصف خالق ہی جو فرمائے تو بندہ کیا ہی

ق ہون غلام شہ لولاک ہون مین
پوچھو تو مجھکو نکیرین نے سمجھا کیا ہے

ر کے جالیون کو پوچھو نگا ہنگام سلام
ای دل و دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے

یٹ جاتے ہین کہتا ہی محمد جو کوئی
اور اس نام سے بڑھکر کوئی میٹھا کیا ہی

نے اکبار مدینے کی زیارت کرلی
پھر اسے روضۂ رضوان کی تمنا کیا ہی

حضرت موسیٰ جو گری غش کھا کر
جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے

و اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانون
خود نبی مجھسے کہین تیری تمنا کیا ہے

نور نبی سے مری سیری ہو جائے
ملک الموت سے کہدو کہ تقاضا کیا ہی

اعظ نہ سنا ذکر بہشت و دوزخ
ہم غلامان نبی ہین ہمین کہتا کیا ہے

روز جزا کا ہون مین مسکین مداح
گو گنہگار ہون لیکن مجھے پروا کیا ہی

تا ہی دل خستۂ مسکین ہر دم
اٹھ چل اسے ای عرب ہند مین بیٹھا کیا ہے

غزل نعتیہ

ین مین جو کوئی دیکھی تو نور احمد ٹپک رہا ہی
خصوص مکہ و طیبہ مین کہ نور رحمت برس رہا ہے

ین ہی قدرت حق نے اور جا مین ہی ایسی نور
جبل جبل مین زمانہ تین مین کہ جس نے دیکھا دہک رہا ہی

ضہ ہی شاہ دین کا جو ہر اس مین ہین بشت قسمت
وہ مثل خوشی کی اس جگہ پر عجب ادا سے لٹک رہا ہی

جو دیکھو قندیلیں ہیں جگمگ ہیں سونے کی ساری کیا خوب
ہے اُس کی جھالر جو موتیوں کی وہ گچھا دُر کا لٹک رہا ہی

وہ چاندی سونے کی جھاڑ کیسے مزار زیر ایہ ہیں لٹکتے
مزار الجنت جگر نبی کا نبیؐ کی روضہ سے لگ رہا ہی

الٰہی پہونچادے عبد کو وان کہ جسجگہ ہین رسول اکرم
اُسی بہشت دیھیان ہے نبیؐ کا بغیر دیکھے پھڑک رہا ہی

قصیدہ بندہ

جدائی کا پردہ اُٹھا دے خدایا
محمدؐ سے ہمکو ملا دے خدایا

ان آنکھون سے ہم کسکی صورت کو دیکھین
محمدؐ کی صورت دکھا دے خدایا

صدا ایسے کانون سے کسکی سنین ہم
صدا اُنکی ہمکو سنا دے خدایا

یہ سر تیرے سجدے کے قابل نہین ہے
اسے پشت پا پر رکھا دے خدایا

یہ دل گر محمدؐ کے لائق نہین ہے
کسی کا تو ہو کر جلا دے خدایا

سنے ہین محمدؐ سے دوری نہین ہی
ذرا کرم کچھ بتا دے خدایا

اُٹھا لے دو عالم کے در پر سے ہمکو
محمدؐ کے در پر بٹھا دے خدایا

محمدؐ اگر ہم سے روٹھے ہوے ہین
منا دے منا دے منا دے خدایا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ پکارین
دو عالم کو دل سے بھلا دے خدایا

جدا رکھو نہ بندہ کو خواجہ سے اُسکے
جدائی کا پردہ اُٹھا دے خدایا

قصیدہ بندہ

حجاب دوئی اب اُٹھا دے خدایا
محمدؐ کا چہرہ دکھا دے خدایا

جناب پیمبر کی دیکھون تجلی
وہ آنکھون مین میری جلا دے خدایا

جو دیکھون نہین ہے گی دید حقیقت
مگر فضل سے تو دکھا دے خدایا

نہین اب ہے تاب فراق پیمبر
شتابی سے مجھکو ملا دے خدایا

محمدؐ محمدؐ کے کلمے کا سانچا
مرے نقش دل پر کھدا دے خدایا

مجھے شربت وصل دیدار سرور
مزہ با مزہ تو چکھا دے خدایا

مرے آئینہ قلب کو یا صفائی
بنور محمدؐ ضیا دے خدایا

ہے گم کردۂ راہ باطن مرا دل
اسے راستے پر لگا دے خدایا

بڑی اُسکی قسمت جو دیکھے مدینہ
مجھے بھی شتابی دکھا دے خدایا

مدینے مین پہونچون گا فضل خدا سے
وہان کا مجاور بنا دے خدایا

کہا شان مین جسکی لولاک تو نے
قدم پاس اُسکے جگہ دے خدایا

مین ہون بندہ رحمن بحق محمدؐ
مرے دل کا مقصد دلا دے خدایا

قصیدۂ بندہ

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
بباطن حبیب خدا ہین محمدؐ

خدا تو خدا ہے نبیؐ نور سے ہین
خدا سے بس اتنے جدا ہین محمدؐ

کیا نور سے اپنے سب کو منور
نہایت عموم العطا ہین محمدؐ

نہو فرق کیونکر مسیحا مین اُن مین
وہ ہین دردمند او ردوا ہین محمدؐ

نہین انکو کہتے ہین ہم او رنبیؐ سب
اُنھین کہتے ہین کچھ سوا ہین محمدؐ

دیے فیض کو فیض رتبے کو رتبہ
عجب کچھ کریم السخا ہین محمدؐ

تصور ہی پہونچے تو پہونچے وہانتک
جہانتک ہمارے رسا ہین محمدؐ

غرض کہیے جو کچھ زراہ فضیلت
بجا ہین بجا ہین بجا ہین محمدؐ

مین ناچیز مسکین بندہ ہون اُنکا
مرے خواجۂ دوسرا ہین محمدؐ

قصیدۂ صوفی

تیرے بانکا سانوریا چھل بکھین سکھی قوسین دنیٰ
سوہت ہے لٹ اٹ پٹ گیا لولاک لما کا چیر بنا

انکھیان وہ رسیلی لاج بھری مازاغ کی کجری نین بھری
جنھین دیکھت ہی سُدھ بُدھ بسری چتون کی کٹار ہے ہاے سہانا

معبود کو روپ دکھاوت ہے کہ ہم نبی کہلاوت ہے
جب اوڑھ کملیا آوت ہین من چھینت ہے من موہنیا

کلیون مین نبی کی چال چلت پھرت من چھینت ہے پگ دھرت دھرت
سادات کی کملی کاندھے دھری کلمے کی بجاوت بانسریا

جب سورج من اٹکا کالی سی لٹا مین جی لٹکا | ما کان محمد کا ٹیکا دکھلاوت جلوہ انت آنا
توحید کا رنگ بناوت ہین غفا کی گلال اڑاوت ہین | وہ شرب طہور پلاوت ہین انھین دیکھ بھئی مین باوریا
کچھ آکے ملا نہ یہان ہمکو نہ دیا دم سانس نے اک دم کو | بڑی شرم ہے روز قیامت کو مینے پاپ سے بھری گاگریا
صوفی کو وسیلہ تیری سوا دو جگ مین نہین اے حبیب خدا | حسین ع کا صدقہ صل علی موری پار لگا دے ناوریا

قصیدہ شمسی

لطفے کو باتین من موہن جا عرش پہ آیو آنن مین | اب کا ہے کہون اری سکھی تھی دھوم مچی کون مکانن مین
والیل ہے جا کی زلف دوتا والفجر ہے مکھڑا چاندن سا | کا ہوے بھلا ہو وا کی ثنا جا کی صفت لکھی قرآنن مین
سب لوح و قلم عرش و کرسی ساتون ہی فلک اور سارے نبی | تھی صل علی کی دھوم مچی آتی تھی صدا یہ کانن مین
یٰس و طٰہٰ کے ضم اور انا فتحنا دین علم | پھر کھلگیا سب سارا بھرم تو پہونچا جب لامکانن مین
جب موہن وہ انمول اٹھا مکھ پر سے پردہ کھول اٹھا | لولاک لما حق بول اٹھا اس امی لقب کی شانن مین
برکت سے وصل کی راتن کے صدقے سے واکی باتن کے | قربان ہون واکی جتون کے بلوالو عربستانن مین
معمور گناہ سگرو عاصی مشہور ہے یہ تھارو داسی | باور دو تمنا یہ شمسی تڑپت ہے ہندوستانن مین

قصیدہ

اے مورے پیا احمد پیارے ہے ظہور تورا سب گلشن مین
ہے رنگ تورا ہے توری مہک ہر پھولن مین ہر کلین مین
نہین آوت چین سکھی موہے کوئی ساعت نندن پل چھن مین
مورا دل موری جان مورا من ہر دم لاگا ہے مدینے کی گلین مین
توری بیان لگون محبوب خدا تورے واری گئی اے شاہ ہدیٰ
دکھلائے صورتیا اپنی ذرا بھڑکی ہے آگ مورے تن من مین
دن کو دل چین نہین پاوت ہے راتون کو نیند نہین آوت ہے
توری بانکی ادا اے سانوریا اب بس گئی مورے نینن مین

مہمان مورے گھر ہو اک دن خالق کے دولارے من موہن
واروں مورا دھن من سب تجھپر آنکھوں کو ملوں تورے تلوں میں

اے نوح کی کشتی کے کھیویا اے نار خلیلؑ کے بجھولویا
تو جلد خبر یا دیر ہے کیا نیا ہے موری گرداب میں

مورا ہی پیا ہی سانوریا جسکے وصف میں ہی لولاک لما
والشمس ہی رخ واللیل ہے زلف قرآن ہی وان کی خان میں

ایسی بھی کبھی نیک آئے گھڑی ہو نجون میں کہیں یثرب کی نگری
دیوانہ نبیؐ کا آوت ہے ہو شور مدینے کی گلین میں

نہیں اور الٰہی عرض کوئی ہے تجھسے دعا یہ تجمل کی
اک بار دکھا احمدؐ نگری تڑپت ہے یہی ارمان میں

غزل نعتیہ

تری ذات عالم میں آئی نہوتی
تو ظاہر خدا کی خدائی نہوتی

محمدؐ کی گر ذات آئی نہوتی
تو کلمے سے دل کی صفائی نہوتی

محمدؐ کی الفت جو پائی نہوتی
تو دنیا میں کچھ روشنائی نہوتی

محمدؐ کی گر آشنائی نہوتی
تو آسودہ ساری خدائی نہوتی

جو حاجت روا ایسا پیدا نہوتا
دو عالم کی حاجت روائی نہوتی

نبیؐ اپنی امت پہ عاشق نہوتے
تو امت کی مشکل کشائی نہوتی

نثار آل احمدؐ پہ قربان نہوتا
تو پھر تیری ہر گز رہائی نہوتی

اشعار نعتیہ

گلشن کی قسم تجھے باد سحر یثرب نگری کی ہو ر اہ کدھر
ہو دیس مدینہ میں تیرا گذر مورے پیا کی کھبر یالا دے مجھے

گئے آہ کے نعرے تا بفلک تری ہجر میں صبح سے شام تلک
لگی موری نہین پلک سے پلک ذرا اپنی جھلک دکھلا دے مجھے

یہی فکر ہی مجھکو اب شب نژب نگری میں جاؤنگے کب	وہ دن دکھلائے مجھے یارب در املاک عرب پہونچائے مجھے

قصیدہ

مرے دردِ جگر کی تو ہی ہے دوا یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا
مجھے جلدی سے شربتِ وصل پلا یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا

یہ تمنا خدا سے ہے میرے نبیؐ کہ جدا ہو بدن سے یہ روح جبھی
ہو زبان سے یہ کلمہ کلام ادا یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

مرے دل کی تمنا بر آئے ہمیں ترے روضے پہ پہونچوں بحالِ حزیں
کہوں مثلِ گدا یہ صدا میں سدا یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا

کوئی تم سا ہوا ہے نہ ہوگا کبھی ہوئی تم پہ رسالت ختم نبیؐ
بنے آپ کے واسطے ارض و سما یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا

تم ہی بعد خدا کے ہو سب سے کلان تم ہی باعثِ زینت کون و مکان
تم ہی سارے جہان کے ہو جلوہ نما یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا

شبِ اسریٰ کا قصہ ہو کس سے بیان مری گویا نہیں ہے کچھ ایسی زبان
تجھے سب سے زیادہ ہی رتبہ ملا یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

کرو رحم کی مجھپہ نگاہ ذرا تم ہی حامی ہو شافع روز جزا
کرو شاہ کا رتبہ گدا کو عطا یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

شہا طالبِ خستہ میں آپکا ہوں سوا اسکے اور کیا عرض کروں
نہ کسی کی طلب ہے تمہارے سوا یا حبیبِ خدا یا حبیب خدا

غزل ہندی

سر سوہت ہے لٹ پٹ پگیا لولاک لما کا چتر بنا	چل دیکھ سکھی لولاک لما یثرب کا بانکا سانوریا
گلیو نمیں نبی کی چلت پھرت من موہ لیو بگ دھرت دھرت	سادات کی کملی کاندھے دھر کلمے کی بجاوت بانسریا

پرچھائیں اکا نے سیس دھری من میں ہے مورت جوت بھری — وہ عبای عرب بھی گلی مین پڑی سر اوپر نور کی چادریا

توحید کا رنگ بناوت ہین عرفان کا گلال اڑاوت ہین — وہ شراب طہور پلاوت ہین ان دیکھی بھٹی مین باوریا

صوفی کا وسیلہ تیری سوا دنیا مین نہین ہے حبیب خدا — حسنین کا صدقہ صل علی موری پار لگادے ناوریا

غزل ہندی

اے ترک سوار نواح عرب یثرب نگری بتلادینا — کس رنگ مین ہے وہ حبیب مرا کچھ واکی کھبریا لادینا

رتیاں سگری تلپت بیتو دن وان بھرو نیہہ بھکت بیتو — موہے تجھ بن کل یان ناہین پڑت کو صورت درس دکھلادینا

یہ اچانک نندیا لاگ رہی اس غفلت کے خس خانے مین — موہے کچھ تو سدھ ہی نہ رہی تم وقت یہ مجکو جگادینا

ہے رات اندھیری موج کٹھن ندیا مین بھنور ٹھہراوت ہے — تم کھیوت پیارے محمدؐ ہو موری نیا پار لگادینا

اعمال کا کاغذ اپنا جو تھا وہ نقش گنہ سے سیاہ ہوا — قربان تیری شان عنایت کے مری حرف خطا کو مٹادینا

کیون آئے تھے ہم کیا کرکے چلے وہ قول قرار تو بھول گئے — سب ہمتو بگاڑ چلے موری تم ہی بات ہماری بنادینا

اب ہند مین یہ مسکین گدا دن رات بہت گھبراوت ہے — پاس اپنے بلاکے برائے خدا مری درد جگر کی دوا دینا

غزل

کہون نہ اپنی زبان کیونکر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ — معین و یاور ہی اور رہبر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

یہ اسکی کیون جوہری ہون خواہان اٹھائین اس سے نہ نفع کیون — یہ بیش قیمت ہی تحفہ گوہر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

کبھی نہ پیش آئیگی مصیبت ہمیشہ دیکھیگا روی عشرت — کہے گا جو کوئی یہ برابر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

سیاہی عصیان کی دور ہوگی جو ہوگی ظلمت تو نور ہوگی — زبان پہ مجرم یہ لائے گا گر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

نہ اسکا پڑھنا عزیزو چھوڑو نہ اسکے جانب سے منہ کو موڑو — یہ کام آئیگا روز محشر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

قصیدہ

پڑھو کلمہ محمدؐ کا محمدؐ نام لے لے کر — کرو اسلام کو قائم محمدؐ نام لے لے کر

کرو جنت مین گھر اپنا محمدؐ نام لے لے کر — محمدؐ کو کرو راضی محمدؐ نام لے لے کر

تمھیں اے مومنو لازم ہی ہو حضرت کی امت مین — بجاؤ دین کا ڈنکا محمدؐ نام لے لے کر

مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ایک کرتا ہون
عمر فاروق رضؓ نے کیسا مٹایا کفر ظلمت کو
اسی اُمت کی خاطر سے گئے تھے غار تیرہ مین
کیا راضی محمدؐ نے ہمارے بخشوانے کو
یہی ہے آرزو میری کہ جا حضرت کے روضہ پہ
زبان ہی جبتلک گویا رہے نام نبیؐ منھ مین
درِ جنت یہ پوچھا جائیگا ہو کسکی اُمت مین

اگر و تم کفر کے ٹکڑے محمدؐ نام لے لے کر
جگایا دین احمدؐ کا محمدؐ نام لے لے کر
صحابہ رضؓ نے بہت ڈھونڈھا محمدؐ نام لے لے کر
وہین آنسو بہاتے تھے محمدؐ نام لے لے کر
اگرون وان شکر کے سجدے محمدؐ نام لے لے کر
کہ نکلے جان قالب سے محمدؐ نام لے لے کر
بتادین ہم نبیؐ اپنا محمدؐ نام لے لے کر

قصیدہ

جمال اپنا مجکو دکھادو محمدؐ
مجھے نفس و شیطان سے از بہر ذاور
ہوا ہون مین سودائی تم زلف کی بو
کہونگا یہ محشر مین قدمو نپہ گر کر
مری ہو وین مشکل ابھی سب یہ آسان
تمنا نہ جنت کی ہرگز کرون مین
غلامو نمین اپنے بر اے الٰہی
شب و روز کرتا ہے یہ عرض عنصر

جدائی کا پردہ اُٹھادو محمدؐ
چھڑادو محمدؐ چھڑادو محمدؐ
سنگھادو محمدؐ سُنگھادو محمدؐ
خدا سے مجھے بخشوادو محمدؐ
لبون کو جو اپنے ہلادو محمدؐ
جو قدمو نپہ تم اپنی جادو محمدؐ
لکھادو محمدؐ لکھادو محمدؐ
کہ دیدار اپنا دکھادو محمدؐ

غزل

بیتاب دلم اے شاہ امم چھب نیاری کا جلوہ دکھادو ذرا
آلودہ رنج و فراقِ منم میرے دل کی ہوس کو مٹادو ذرا
لولاک لما ہے وصف ترا اے کالی کملیا والے پیا
مشتاق ہون اب ہو دید عطا رُخ پاک سے پردہ اُٹھادو ذرا

بلوا کے مدینے مین شاہِ عرب سیراب کرو دیدار سے اب
سہتا ہون یہان مین رنج و تعب میرے دل کی لگی کو بجھا دو ذرا

کٹی عمر فراق مین یان سگری دکھلا دو ذرا یثرب نگری
شیدای تو ام فخرًا فخری نہین ملتی ڈگر بتلا دو ذرا

افتادہ دلم این کوہ الم اے مہرِ عجم پیارے ہیتم
شب ہجر نے ڈھایا ہے جور و ستم کہین کس سے بھلا بتلا دو ذرا

طٰہٰ یٰسٓ مدثر بھی توصیف تری ہے میرے نبیؐ
موہے بھاوت نہین ہی یہ نگری اب ملکِ عرب دکھلا دو ذرا

سُنہ ندیم کی اے سرور کرو عرض پذیر الیو خبر
حالت ہی فراق مین ابتر مجھے شربت دید پلا دو ذرا

غزل

وَالّلیل اذا لغشی از زلفِ دو تا من موہے لیو موہی کالی گھٹا
اے شمسِ ضحیٰ ای بدر دجیٰ اب اپنی مجھے صورت دکھلا

از مہر کرم کن لطف برم ای شاہِ امم قربان شوم
دیدار دکھا دو بہرِ خدا یثرب نگری کے باسیا

اے شاہِ عرب اے والا حسب اے عالی نسب اے جانِ طرب
کہتی تھین یہ حورین شور مچا بر چرخ بیا رمز طٰہٰ

مشتاق ہی آپ کا ربِّ جہان اے فخرِ رسل شاہ شہان
دیتے تھے یہ ساکن چرخ صدا معراج مبارک تمکو شہا

دیتا تھا ملک کو یہ ملک مژدہ آتے ہین یہان مہمان خدا
ہو نگی انھین معراج عطا ہی جنکا لقب لولاک لما

کرجمع رکھت سارے ملک جب ہو نچے حبیب خدا بہ فلک
ہم بھی تھے شہا مشتاق جھلک تو رے مکھ پر واری ملا اعلیٰ

ارداس ندیم کی اب یہ ہی طیبہ مین بلا لو مجکو ذری
ہی دید تمنا دل مین بسی اے مہرِ عجم ماہِ بطحا

غزل

ای فخر رسولان شاہِ امم مشتاق ہین ہم دکھلا دو جھلک
ہو جلوہ نما کن لطف برم کہتے ہین یہی انسان و ملک

آور آدن کی ہوئی بریان جب آپ کی پی در ہجر جہان
اظہر اظہر یا فخرِ زمان یہی شور تھا فرش سے عرش تلک

ابن العاص سے یہی روایت ہے کہ حب نبی یہ ہدایت ہے
یہ نتیجہ شوق زیارت ہے گرے پڑتے تھے ارض پہ نجم فلک

کہا امتی ہوتے ہی جلوہ نما سب ہی جن و ملک مشتاق لقا
رہی چشم تمنا شوق میں وا نہیں جھپکی کسی کی پلک پہ پلک

معمور ہوا جگ نور سے سب نور سے سب اُس کے ہوئے عالی نسب
بیدینوں کے سر پر آیا غضب جونہیں خدا نے دکھائی جھلک

غزل

نگر تو گشت ہر بن میں ارے نادان پردیسی
خیال گور کر من میں ارے نادان پردیسی

تو ٹھوکر مار جینے کو چلا جا بس مدینے کو
کریگا کیا دفینے کو ارے نادان پردیسی

محمد پر فدا ہو جا کہ مقبول خدا ہو جا
تو دنیا سے جدا ہو جا ارے نادان پردیسی

لڑکپن کھیل کھویا کیوں جوانی خوب سویا کیوں
بوڑھاپا دیکھ رویا کیوں ارے نادان پردیسی

اُٹھا کر ہند سے بستر مدینے میں لگا چل کر
یہان رہیگا یہ گامر کر ارے نادان پردیسی

اگر راحت سے جینا ہے تو رہنے کو مدینہ ہے
یہی اچھا قرینہ ہے ارے نادان پردیسی

خدا کی یاد سے عاقل نہ رہنا تو کبھی غافل
کر عشق مصطفےٰ حاصل ارے نادان پردیسی

یہ تیرے حق میں ہے بہتر جو سمجھایا تجھے اکثر
فدا ہو جا محمدؐ پر ارے نادان پردیسی

یہ دنیا جائے فانی ہے کوئی دم زندگانی ہے
یہی سب کی زبانی ہے ارے نادان پردیسی

شہیم اب کیا غرض زر سے نہ رکھ مطلب تو انگر سے
لگا دل کو پیمبر سے ارے نادان پردیسی

غزل

بہ فراق جناب رسول خدا مرا چین گیا مری نیند گئی
مری عمر تلاش میں گئی سدا مرا چین گیا مری نیند گئی

غم ختم رسل میں جو رنج سہا گئے ہوش و حواس سے نہ بچا
دل زار کا حال بتاؤں میں کیا مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی تمنے نہ پوچھا حبیب خدا مری ہجر میں مجھ پہ گذرتی ہے کیا
یہی رنج رہا مرے دل میں اڑا مرا چین گیا مری نیند گئی

کھلا ایسا ہے ہجر میں میرا جگر مجھے ہوش میں نہ ہے نہ تن کی خبر
اسی غم میں گذرتے ہیں شام و سحر مرا چین گیا مری نیند گئی

کروں یا نبی کہہ کے میں آہ و فغاں نہیں اتنی بھی طاقت و تاب و تواں
اسی سوچ میں رہتا ہوں نالہ کناں مرا چین گیا مری نیند گئی

نہ تو زیر فلک نہ بروئے زمیں کوئی مثل رسول خدا کے نہیں
یہی کرتا ہے عرض شہیم حزیں مرا چین گیا مری نیند گئی

احمد نگری مجکو صبا تو چل کے ذرا بتلا دینا
جس دیس مین ہو دلدار مرا مجھے وا انکا پتا سمجھا دینا

جو کرنا نہ تھا وہی کر کے چلے الزام کو سر پر دھر کے چلے
اس دہر فنا سے مر کے چلے تم آب بقا سے جلا دینا

جسوقت مرے اعمال تلین میزان مین پیارے جان کھلین
اسوقت نبی جی تم آکے ذرا مرا نیکی کا پلہ جھکا دینا

رین اندھیری گھاٹ بکٹ ہی موج موہے ڈر عداوت ہے
اب آنکی پیارے احمدؐ جی مورے بیڑے کو پار لگا دینا

جب قبر مین تنہا جا کے پڑون اور سخت عذاب مین آکے گھرون
اُسوقت تم آکے رسولؐ خدا مجھے اپنا جمال دکھا دینا

مجھے قبر مین دین جو فرشتے جگایا کرین مجھسے سوال و جواب
میری پیاری جناب رسولؐ خدا مجھے اُنسے تم آکے چھڑا دینا

وہ جو تیرا شہیم ہی خستہ جگر پڑا رہتا ہو ہند مین شام و سحر
اے روضے یہ اپنے بلا کے شہا غم و رنج و الم سی چھڑا دینا

غزل

سوے شہر مدینہ جو گذرے صبا تو نبیؐ جی سے کہنا برائے خدا
مجھے اپنے روضے پہ لیجئے بلا کہ تڑپتا ہون ہجر مین تیرے شہا

یہان ہوتے ہین کتنے ہی جور و جفا کسی مین ذرا نہین بوئے وفا
جہان جلوہ نما ہین رسولِ خدا وہین امن و امان ہے بفضلِ خدا

مجھے ہند مین رنج رہتا ہے غم یہی دل کو ہی ہر دم رنج و الم
کہ وہ شہر مدینہ ہے رب کی قسم وہان مرنے مین آتی ہی بوے بقا

نہ تو نار سقر کا ہی خوف و خطر نہ گناہونکا ڈر ہے مجھے شام و سحر
یہ خوشی ہی مجھے کہ حبیب خدا مرے ہونگے حامی بروز جزا

یہی دلمین بسا ہے کہ صبح و مسا کرون مدح جناب رسولؐ خدا
کرے شغل نبیؐ میری طبع رسا عوض اسکے ملیگی بہشت مین جا

نہین ہند مین رہنا ہی خوب ترا کہ ہی عشق جناب رسولؐ خدا
وہین چل کہ ہو جلد شہیم شفا کہ مدینے کی اچھی ہے آب و ہوا

غزل

بہوا ے توتاب فراق کجا ذرا رخ سے نقاب اٹھا توسہی
نہ سکون ہے دلم نہ حواس بجا مجھے چاند سی شکل دکھا توسہی
موہے تلپت بیت ہے سگری تو ہی ڈھونڈھ پھری نگری نگری
موری پھوٹ گئی سن کی گگری مجھے اپنے بھی دیس بلا توسہی
ترے غم مین تڑپتے ہین آٹھ پہر مہنین ای شہ دین تمھین کچھ بھی خبر
ذرا دیکھ تو لو ہمین بھر کے نظر کہ مین دیکھ لون تیری ادا تو سہی
تم روپ انیک بناوت ہو حبیب اورون کو دکھلاوت ہو
کبھی پاس مورے نہین آوت ہو یہی شرط وفا ہے بتا توسہی
بہ فراق تو زار نزار شدم ہمہ مضطر و سینہ فگار شدم
بہ غم گل روے تو خار شدم تجھے میری قسم کبھی آ تو سہی
مرا اُسکی ہوا مین نکلتا ہے دم تجھے باد صبا شہ دین کی قسم
کبھی لاکے اِدھر بھی ز راہ کرم مجھے نکہت زلف سنگھا توسہی
بہ فراق تو شہرت بے سروپا شدہ بسکہ نحیف و نزار شہا
تو حبیب خدائی بہر خدا اے اپنا جمال دکھا توسہی

اشعار نعتیہ

اے جگ داتا جگ کے بسیا
تم سے بھیو دو جگ اُجیارا
اے بیکنٹھ بھوم کے راجا
کرم دھرم کے تم ہو داتا
پاپ کی گٹھری سر پر بھاری

یثرب نگری کے رہو تیا
بھوم آکاس بنایو سارا
اے سب راجن کے سرتاجا
دیا کرو ہم پر دِن راتا
رکھو تو صاحب لاج ہماری

هم پاپی کو تم نہ بسارو	تارو تارو تارو تارو
دکھ دلدر کلیس ہے بھاری	آس لگی ہے موہے تمھاری
جب لگ تن مین جلت ہو سُوانسا	چرن گہن کی لاگی ہے آسا
پاپ ہمارو نرک لے جاے	مکٹ ہماری کون کرائے
دیندیال دیا موہ کیجے	لاج ہماری اب رکھ لیجے
نین بہاوت نیر گھنیرے	آؤ صاحب ہمرے ڈیرے
سانولی صورت مورے من بھائی	تمری ہر تم ہی سے دوہائی
جوت جمال جو دیکھین پاؤن	لیہون بلیان بل بل جاؤن
فاطمہؓ بی بی کے باباصاحب	حسنؑ حسینؑ کے نانا صاحب
ہاتھ ہمارا اب گہ لیجے	سُنیے بنتی رچھا کیجے
شہرت ہو اک آپکا داسی	بہرہ بیاکل بھیو ہے نراسی

اشعار فراقیہ

برہا کی آگ لگی مورے تن مین	دھرک سکھی ایسے جیون مین
ہیرت ہیرت یثرب نگری	بھرت بیاکل تم بن سگری
سونا دیکھ مندر بن پیئو	نکست ناہین نے لج یہ جیئو
عرج کرت ہون ٹھاری دوارے	اے پاپن کے تارون ہارے
کاہے کو ناتھ موہے بسرائے	اب لگ دیس بھور نہین آئے
اگم ندی بہت پور ریا	بن کھیوت موری ڈوبت نیا
بیتیم تم بن دکھ ہے گھنیرا	پار لگاؤ میرا بیڑا
دادر بولین پیہے کو کین	برہا کی آگ لگاوت لوکین
پیا بن موکو پون نہین بھاوے	گرج گرج گھن ادھک ستاوے

تھر تھر کانپت اب موری دنیا	توڑ کے بیٹھے بالم تیہاں
رین اندھیری ہتیا ڈراوے	سونی سیج نیند نہین آوے
سکھ کی نیند سووت سنسارا	بن سوامی مین گنتی تارا
کاسے کہون مین دکھ دکھیاری	لاگی پیوسے ہے آس ہماری
پیو آون کی جو پاؤن سندیسا	سدھ آوے ہو دور کلیسا
پلکن سے مین راہ بہاردن	بل بل جاؤن تن من واروں
شہرتؔ پر آپ کرپا کیجے	درشن دیجے درشن دیجے

قصیدہ نعتیہ

یثرب کا بانکا منموہن من چھین لیو مور نینن مین
چو رنگ روپ واکے مین وہ ڈھنگ کہان انسانن مین
والشمس مکھڑا سوہت ہے واللیل کملیا اوڑھت ہے
مونڈھن پر مہر نبوت ہے لولاک ہے واکی شانن مین
پیدا جو ہوا وہ نور خدا قاب قوسین اَوْ اَدْنیٰ
وہین صلّی وسلّم بول اٹھا پہونچی یہ صدا جن کانن مین
کون ہوا ایسا ہے پیمبر کیا بات تمھاری یا سرور
کلمہ پڑھتے تھے سنگ و شجر کیا فیض تھا نطق و بیانن مین
تم بن مورا جیرا ہے ترست دن رین ہیرا تر پت
ان نینن مین نہین دیکھ پڑت ڈھونڈت ہون سگری جہانن مین
بیمثل و عدیل تم ہو شاہا نہوا ایسا نہ کوئی ہوگا
رب صفت تہاری صل علیٰ فرماوت ہے قرآنن مین

جب اذنِ شفاعت تمکو ملے بلہاری مین تمھری حمایت کے
وہین باندھکر یا ہو کے کھڑے اُس محشر کے میدانن مین
وہ نامِ خدا کیا تھین رتیان رب بھیج بلاوت تھے بتیان
قَابَ اَوْ اَدْنیٰ وہ ایک تھے ایک مکانن مین
ہون مرن تمہاری یا مولیٰ محشر مین صدقہ چرنن کا
موری بھی کھبریا لیجو شاہا جب عمل تلین میزانن مین
تم باعثِ رحمت رحمانی تم اصل وجوب امکانی
ہین معجزے آپ کے لاثانی کہ نہ آوین وہم و گمانن مین
یا مولیٰ یہ **شوکت** عاصی ہے ترے بلالن کا داسی
بلوالو اے یثرب نگری ڈولت ہون ہندوستانن مین

مثلث نعتیہ

یثرب کا چھیلا سانورو من پیارو لاگو جی
تہارو نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارو لاگو جی
بانکی چتون سرگین انکھیان گھونگر والے بال
قد بوٹا تیر ازیب ہے اور آنکھین ڈورے لال
چھب چنچل جھومت چالنا من پیارو لاگو جی

تاج دھرا وکرمنا کا گلے حمیل قرآن
چھتین ہار الم نشرح کو صورت ربکی شان
تہارو مکھ پہ نور سُہاؤنا من پیارو لاگو جی

والنجم کا سہرا سبحان کا مقنعہ اور رد و دوشالہ گ
حورین سب مل ہوری گائین احمدؐ کھیلین پھاگ
کیسو رنگ پہ جو ہے صلِ علیٰ من پیارو لاگو جی

آو سکھی سب دیکھین چلین شیام پیا دربار
لولاک لما کا چتر براجے راجہ جی سردار
تہارو چندر بدن مکھ چاند نا من پیارو لاگو جی

مثلث نعتیہ

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی

گنج خفی کا اُٹھا کے پردہ احد کی شان
آپکی صورت آپکی سیرت نظر پڑی ہر آن

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی

آپ ہی طالب آپ ہی مطلوب آپ ہی گل شہ دان
آپ ہی احد آپ ہی احمد آپ ہی بنا سُبحان

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی

آپ عرب اور آپ ہی رب ہے آپ بنا رحمان
نین اُٹھا کر دیکھ نظر مین دو قالب یکجان

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی

والضحیٰ کی پچکاری مین نور کا بھر کر رنگ
اللہ و نبیؐ مل کر کھیلے دونون ہوے یکرنگ

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگو جی

صورت سیرت ساری احد کی میم فقط درمیان
انا بشرٌ وہ تحت قبائی رب کی شان

تورا نام محمدؐ مصطفےٰ من پیارو لاگی جی

ٹھمری نعتیہ

ایجان جہان تا چند تم دکھلا دے موہے ٹک اپنی جھلک

یکدم نرود از یاد مرا تورا چند سا مکھ توری بکھری الک
بازآ کہ بدرد تمنا موری نینان ہین روت بلک بلک

ایجان جہان تا چند تم دکھلا دے موہے ٹک اپنی جھلک

آن زلف سیاہ فروغ رخت جیسے کاری گھٹا دامنی کی دمک
تا جلوہ فگند بر من بدیدہ من موہے لاگ گئی آگ نینو سیک

ایجان جہان تا چند تم دکھلا دے موہے ٹک اپنی جھلک

بگذار جفا کہ بالفت تو موری لاج کی گاگری ہے ڈھلک
القصہ چو مرغ بریدہ گلو گلیون تڑپون تم بن کیتک

ایجان جہان تا چند تم دکھلا دے موہے ٹک اپنی جھلک

بگرفتہ متاعِ دلِ دیم موہے کیسی گئے تم بھول جھٹک   کاہی نکنی یادم شاید کہیں رات ترت موہن ہوا گئے ٹک

ایجان جہان تا چند تم دکھلاوے موہے ٹک اپنی جھلک

یا شاہِ رسل ہرگاہ ہت ہین سیس دھرے سب حور و ملک   لطفیکہ غلامم سنگ احسن اب جاے پہونچ توری دوار تلک

ایجان جہان تا چند تم دکھلاوے موہے ٹک اپنی جھلک

ٹھمری

ہر کا بھید نہ پایا رے سادھو ہر کا بھید نہ پایا رے

آپ ہی مالی آپ ہی خیالی کلی کلی رس جوہی رے   اَنچی پکی کی سار نجانے من مانے سنو توری لیے

ہر کا بھید نہ پایا رے سادھو ہر کا بھید نہ پایا رے

ہر کوچے مین گیت ہے ہین جگ مین کرین مزدوری رے   کچھ باٹ ہین کچھ مٹھ مین ڈارین بھگت جھونگی پوری رے

ہر کا بھید نہ پایا رے سادھو ہر کا بھید نہ پایا رے

قدرت تیری رنگ برنگی تو قدرت کا مالی رے   آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی رے

ہر کا بھید نہ پایا رے سادھو ہر کا بھید نہ پایا رے

ایک نہین پھل ثابت لگتا ایک نہ بیتا ڈالی رے   کہے مرید میراں کا تیری قدرت عجب خیالی رے

ہر کا بھید نہ پایا رے سادھو ہر کا بھید نہ پایا رے

ٹھمری

ہر مین ہر کو دیکھا رے سادھو ہر مین ہر کو دیکھا رے

صاحب میرا جو گنونتا جانے مین نہ سیکھا رے   ہر مین ہر کو دیکھا رے سادھو ہر مین ہر کو دیکھا رے
ٹھاکر دوارہ برہمن کے حضرت مکہ شیخا رے   کہت کبیر سنو بھائی سادھو دو مین ایک ہی لیکھا رے

مثلث نعتیہ

سگرا کلیس سب جات رہو محمدؐ پیارا آوت ہے   تاج شفاعت سیس دھرے اُمت اُمت گہراوت ہے

سگرا کلیس سب جات رہو محمدؐ پیارا آوت ہے

تیرا اج خدائی جانت ہی وہ ناز ترا اُٹھاوت ہی	روز حشر مین خالق سے وہ روٹھی جات مناوت ہے

سگرا کلیس سب جات رہو محمدؐ پیارا آوت ہی

عیسیٰ گئے کچھ دور تلک اور موسیٰ گئے کوہ طور تلک	آگے چلے جبریلؑ اور تب جہان اُنکا قدم جاوت ہی

سگرا کلیس سب جات رہو محمدؐ پیارا آوت ہے

چارون طرف آپ ہی ٹھری جبریلؑ کو کیونکر بھٹکاوت ہی	دیکھو سکھی محبوب کا اپنے خالق ناز اُٹھاوت ہے

سگرا کلیس سب جات رہو محمدؐ پیارا آوت ہی

سووت بھی معراج کی دن بلواے لیو کرکے بچن	سب عرش مین ایسی دھوم مچی اُس رب کا پیارا آوت ہے

سگرا کلیس سب جات رہو محمد پیارا آوت ہی

غزل

موہے چین سے جی رہے ہند مین کب جب دل مین ہی ملکِ عرب کی ہوس

کوئی جائے کہو یہ نبیؐ جی سے اب گئی جان ہماری ترس ترس

سُن بادِ صبا موری اتنی فغان ہوئی بادِ خزان بڑی آفتِ جان

گُل و غنچے کا باقی رہا نہ نشان اس گلشن ہند مین اب کی برس

پر و بال شکستہ پڑا ہون یہان سو شہر مدینہ ہون کیسے روان

بلالؓ کی طرح ہون نالہ کنان کہ ہے باغِ جنان مجھے کُنج قفس

قصیدہ

ہوئی جب نور سے پیدا رسول اللہ کی صورت	نظر سے گر گئی عالم کے مہر و ماہ کی صورت
وہ ابرو دونون آنکھین صاد دندان سین لبین کے	تری صورت مین پیدا ہی کلام اللہ کی صورت
ظہورِ حسن پاکِ سرورِ عالم ہوا جسدم	ہوئی مٹی جمالِ شاہدِ دلخواہ کی صورت
تمنا دیکھنے کی روضۂ رضوان کی ہی کس کو	نظر مین پھرتی ہی اُس قصر عالیجاہ کی صورت
ہوا مشتاق صانع آپ اُسکے حسن زیبا کا	عجب تھی دلربا اُس شاہ مہر و ماہ کی صورت

خیال آتا ہی جسدم چہرۂ پُرنور حضرت کا
مری آنکھوں مین پھر جاتی ہی نور اللہ کی صورت

دکھانا جلد صورت اپنی مجکو یا رسول اللہ
ملے جب خاک مین اس عاشق جانکاہ کی صورت

خدا کی یاد ہی دلمین لبوں پر ذکر احمدؐ ہے
ہی طیبہ ظاہر و باطن مین بیت اللہ کی صورت

کرین بیخوف ہوکر روز ہم نظارۂ تربت
مجاور کی جو اس در سے ہو ہمراہ کی صورت

وہ ہی نام خدا شیر خدا کے نام مین عظمت
کہ شیطان بھاگتا ہی منزلوں روباہ کی صورت

دعا ہی بارگاہ خالق اکبر مین شہرت کی
کہ دیکھوں سرور ذیجاہ کی درگاہ کی صورت

قصیدہ

دمبدم دلمین مرے یاد نبیؐ آتی ہے
ڈاک پر ڈاک مدینے کی چلی آتی ہے

میری فریاد بھی سُن لیجیے پادشاہ رسل
عذر بخواہوں کی تمھین دادرسی آتی ہے

نام جب آپکا لیتا ہون مین اے خضر طریق
رہنمائی کو مری راہبری آتی ہے

کوچ کب ہند سے ہوتا ہی مدینے کی طرف
دیکھین کسوقت وہ ساعت وہ گھڑی آتی ہی

مقصد کل ہو روا سب کی ہی حاجت تم کو
یا محمدؐ مجھے حاجت طلبی آتی ہے

نقشہ پھر جاتا ہے آنکھوں کے تلے جنت کا
یاد جب مجکو مدینے کی گلی آتی ہے

خوف دنیا مین قیامت کا نہ کھا اے شہرت
دیکھ رحمت ترے لینے کو چلی آتی ہے

غزل

اے یثرب والی رب کے دولارے بھر دو موری گاگریا
مدھ کی مٹکی مدینے کی گھٹ مین گھری رہی کجا بریا

گھر سے جو نکسی پنیان بھرن کو سوجھی نہ واکی ڈاگریا
محشر دن جہان علی ہو وین ساقی دیکھی سین مین بھرون گاگریا

پاپ کرت موری بہت گئی عمریا بسری موری گاگریا
بھری گاگریا لڑھکت جائی سر پہ رہجائے خالی گاگریا

لوگ کٹم کوئی ساتھ نجائے نا جائے کوٹھا اٹریا
جوگا گرپیچ نیر ابھرا ہی نہ جانے داہی ساجریا

غزل مراقبہ

آنکھ موندو منہ بند کرو بہرا اپنا کان کرو
دل ہلتا دیکھو تم صاحب کا اپنے دھیان کرو

دلکی شمع ہاتھ مین لیکے ڈھونڈو تم اندھیر یامین
نیلا پیلا العل او داد یکھو تم پہچان کرو

بے رنگ اور بے صورت دیکھو ذات کو اُسکی ای یارو
اپنے کو ایسا بھولو جان کو تم انجان کرو

فکر کی لاٹھی ہاتھ مین لیکر ہر دم چلو ہشیاری سے
دنیا کے خندق سے جلدی سے یارو تڑیان کرو

دل تو کرے اللہ اللہ سانس سے نکلے اللہ ہو
دونون کو تم آپ ہی سوچو ایسا اُسمین گیان کرو

قلب صنوبر دل ہی پیارے پھول ہو جیسے کیلے کا
اُسکے اندر ہی قلب حقیقی اُسکی تم پہچان کرو

رنگ سنہرا اسم ذات ہی سارا عالم اسمین ہی
فانی ہو کے باقی کے ملنے کا تم ارمان کرو

غزل

تو ئی در بیکسی یارم معین الدینؒ اجمیری
بغم ہستی تو غمخوارم معین الدینؒ اجمیری

من از دردِ تو بیمارم معین الدینؒ اجمیری
بدل داغ غمت دارم معین الدینؒ اجمیری

بخاکِ کویت افتادہ منم پیش در استادہ
ہمیشہ تشکل دیدارم معین الدینؒ اجمیری

بعشقت اے گل خندان بگلزار جہان نالان
بشکل بلبل زارم معین الدینؒ اجمیری

بہر مویت سر دارم بہ گیسویت گرفتارم
زابرویت دل افگارم معین الدینؒ اجمیری

نہ مال و ملک را خواہم نہ جنت را خریدارم
شود مقبولِ اشعارم معین الدینؒ اجمیری

منم سرور گدای تو فقیر بے نوائے تو
ببین بر حالتِ زارم معین الدینؒ اجمیری

غزل دیگر

لیلے کے بدن سے خون نکلا مجنوں کا جد م فصد کھلا
اس رمز سے کس ہی عقدہ کھلا تو اور نہین مین اور نہین

جب عشق نے آ پردہ اٹھا کے دکھلا دیا سید ہا رستا
معشوق سے عاشق کہنے لگا تو اور نہین مین اور نہین

دریا سے حباب یہ کہتا سدا تجھسے ہو ا ہے ظہور مرا
ملجاؤ نگا تجھسے بعد فنا تو اور نہین مین اور نہین

قطرہ بنکر بحر مین ڈوبا موج سمند ر آپ ہوا
ماہی ہو کر رہے و فا اندر تو اور نہین مین اور نہین

وارث علی کی صورت مین ہیچ تیر جہان وہ بہتر ہے
گھر اسلام تو بہتر گھر تو اور نہین مین اور نہین

غزل

موسے پیت کا وعدہ کرکے پیا کیون پیت نباہنا چھوڑ دیا
کیسے نہ تڑپون رات دنا موہے درس دکھانا چھوڑ دیا
موسے پیت کا وعدہ کرکے پیا کیون پیت نباہنا چھوڑ دیا
کیون جگ کی انکھیان پھیر لیو اور دم دم آنا چھوڑ دیا
ذرا درس دکھا کے تو بول سجن تورے بول کے واری سب تن من
اس آس نے کھویا سب جوبن اور اپنا بگانا چھوڑ دیا
کس جا پہ سے پہلے نینھ کیو اور دل کو میرے موہ لیو
اب ایسے بسے اُس دیس مین جا اس دیس کا آنا چھوڑ دیا

غزل

رب آپ جنھین محبوب کہو اُن ہی جیت چاہت جاہن کو
معراج رین جہت کیا برتون آئے جبریلؑ بلاون کو
کہا رب نے اے جبریل سنو ایسے آئین جبیب کہ دیر نہو
پگ سوتے مین چومو اور اُن سے کہیو ہم آئے ہین نینوسے جگاون کو
ات نوری لبس تن پر بدلا اور لیکے سواری براق چلا
ایسے چڑھ کے چلے یثرب کے للا منو جات ہین پیا کے رجھاون کو
دیکھت پگ چوم لیو موسٰیؑ سر اسیس لواے رہین عیسیٰؑ
حورین مکھ بولین کہ صل علےٰ بلہار گیئین ان آون کو
رہا عرش مگن اور بجے کرسی مگہ لوح وقلم سے ہنسی پہ ہنسی
سدرہ تک جبدم پہونچے نبیؐ رفرف پہونچا پہونچاون کو

جب عرش کے اوپر دین حیرن قدیم نرکھت جب رب بھئو مگن مگن
امت لنت لاگے یہ بولے بچن رو سو گئے پھیر مناون کو

رضوان کی کتن تیاری رہی نہر سبیل جل جاری رہی
بھری پھولی پھلی پھلواری رہی احمدؐ جی کے سیر کراون کو

کیون ساتون طبق طے پیارے نبی جیسے جوت نین تب چال نبی
ات سوچ رب دیکھین گے اُمت مین ہین جھلک دکھلاون کو

احسن مین جل کش کبھی دے تجھوڑن دکھ کا ہو کوندے
اُن پر تم پیارے محمدؐ سے کب ملہون درشن رس پاون کو

غزل

شمس الیثرب قمر البطحا تجھے رحمت ہر دو سرا جانا
فی یوم الحشر وسلیتنا مجھے بھول نہ روز جزا جانا

کچھ تمنے رسولِ خدا جانا مرتا ہی کوئی شیدا جانا
ہی رحم کی جا ذرا آجانا وہ جمال وہ رخ دکھلا جانا

عصیان دا رم خرمن خسمن اٹھتی نہین شرم سی ہی گردن
در حشر برای شفاعت من لب روح فزا کو ہلا جانا

گونے کا دن نکچاے گیو سندیس لیاون آئے گیو
در روز وی ڈولیا پای گیو جو ون کر تھا آنا جانا

کہین جی لاگو نہ تو من لاگو نین سے نیر بہن لاگے
گلے ململ ست کن لاگے اب ہو گا نہ پھیر آنا جانا

یہ سوچت ہون رتیان سگری بھرون کیسے مین نرم گری
بطحا بستی یثرب نگری یارب میرا بھی ہو گا آنا جانا

آدھی رین کو لیاری کو کت ہی تیری صدا ہین جو سناوت ہے
جیا برہا بروگ ستو تلیت ہی نہین اب ہی سکھ ذری آجانا

کنتک مین پھرون ہمہ تن بکل صحرا صحرا جنگل جنگل
فرقت مین گئی میری شکل بدل اب نہ مرے موئی جانا

محبوب عرب معراج کی شب گئے عرش برین بعیش و طرب
کیا شک ہے یہان اور کیا ہے عجب دم مین جو ہو آنا جانا

مین بعض فراق سکتا ہون تیری روضۂ پاک کو تکتا ہون
یہی جوش جنون مین بکتا ہون ادہر آجانا ادہر جانا

پوچھین جو نکیرین آکی مجھے من رب اور من دینک سے
اس وقت شفیع اب میرے مجھے آکے جواب بتا جانا

رفتن چو بود سے صراط بود میری کبھیے آگے وہان یہ مدد
وزن خیر و شر مین جو بود میرا نہ خیر جھکا جانا

وہ جو زیست کا تھا پیالہ چھلکا دل ہی میں ہا جو تھا دلگا | رہبر کوئی قبر کی منزل کا دکھاتا تو تیرے سوا جانا
فرقت میں شہ بحر و بر کے رویا ہی کبھی گر جی بھر کے | اے اشک مری چشم تر کے مرے حرف خطا کو مٹا جانا
دم مرگ مری رہ شفقت سے وہ جود و عطا و عنایت سے | رخ رشک وہ گل جنت سے مری قبر کو خلد بنا جانا

غزل

دلہن مری آئے ہیں کہاں ان کو بٹھاؤں | مسند جو کوئی عرش سے لائے تو لگاؤں
پلکیں وہ کہاں ہیں جنھیں جاروب کروں میں | آنکھیں نہیں قابل مری جو فرش بچھاؤں
ہیں پتلیاں میلی مری آنکھوں کی سراسر | اس چاند کے ٹکڑے کی جگہ دلہن بناؤں
لازم ہے یہی اس رخ روشن کی صفت میں | ہیں سورۂ والشمس پڑھوں شمع جلاؤں
یٰسٓ پڑھوں گوہر دنداں کی صفت میں | واللیل کو پڑھ زلف معنبر کو سنگھاؤں
طغرائے ممتحنا سے سجاؤں در و دیوار | دروازوں کی محراب پہ قوسین لگاؤں
بیضاوی میں جا بیم لکھوں قصر کے اوپر | اس شاہ کے صدقے میں دل و جان لٹاؤں
تسخیر وہ کیا وقت ہو اور کیا وہ گھڑی ہو | جس وقت یہ اشعار میں حضرتؐ کو سناؤں

غزل نعتیہ

تری ذات عالم میں آئی نہ ہوتی | تو ظاہر خدا کی خدائی نہ ہوتی
محمدؐ کی گر ذات آئی نہ ہوتی | تو کلمے سے دل کی صفائی نہ ہوتی
محمدؐ کی الفت جو پائی نہ ہوتی | تو دنیا میں کچھ روشنائی نہ ہوتی
محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی | تو آسودہ ساری خدائی نہ ہوتی
جو حاجت روا ایسا پیدا نہ ہوتا | دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
نبیؐ اپنی امت پہ عاشق نہ ہوتے | تو امت کی مشکل کشائی نہ ہوتی

نثار آل احمدؐ پہ قربان نہ ہوتا
تو پھر تیری ہرگز رہائی نہ ہوتی

غزل نعتیہ

بنکے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ
پایا اُسپر نام احمدؐ صاف لکھا شاخ شاخ

تیے تیے پر تھا پایا نبیؐ کے نور کا
دیکھا ہمنے جلوہ گر احمدؐ کا جلوہ شاخ شاخ

فیضیاب رنگ و بوے احمدی ہی سر بسر
پھول جو ہے گلشن دنیا مین پھولا شاخ شاخ

دین احمدؐ کا شجر ایسا شجر سر سبز ہے
جسکا ہر سایہ ہی مثل شاخ طوبیٰ شاخ شاخ

نور حق کے ساتھ تھا نور محمدؐ جلوہ گر
جو شجر پر طور کے موسیٰ نے دیکھا شاخ شاخ

غزل نعتیہ

یالیت صبا بمدینہ اک بار ادہر بھی آجانا
اُس یتیم پیارے محمدؐ کی کچھ سدھ ہمین بھی سُنا جانا

العمر مضت فی ار سقر نہ ہوا مری آہ مین کچھ بھی اثر
نہ تو دیکھا نظر سے تجھے جی بھر نہ ترا کچھ ذکر سنا جانا

مجھ سے نہ ہوا کوئی نیک عمل کل عملی شر و زلل
ہی عقدہ مرا مالانیحل مری اُلجھی تم ہی سُلجھا جانا

بگذشت ز فکر مکین مکان شدہ بیخود و بے سر و بے سامان
گیا بھول نشاط و عیش جہان تری عشق کا جسنے مزہ جانا

لولاک لما جو خدا نے کہا تری شان مین حق ہی اور بجا
کرے کون ثنا تری غیر خدا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا

تم عرش پہ جا کے خدا سے ملو جو ملک سے نہو وہ کام کرو
تم عالم علم لدنی ہو کچھ تم سے نہین ہی چھپا جانا

تم ہی رونق باغ رسالت ہو تم ہی گلبن گلشن رحمت ہو
تم ہی آب سحاب عنایت ہو مرے دل کی بجھی آگ بجھا جانا

ہر ایک درخت پھلا پھولا پھولون سے چمن ہی شگفتہ ہوا
بر نخل مرا لو مرا نہ پھلا غنچہ دل نہ کھلا جانا

دن رات یہ طاہر بے سر و پا یہی کرتا ہی عرض بر آخدا
قربان ترے اے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھا جانا

قصیدہ

ہی سورۂ والشمس اگر روے محمدؐ
واللیل کی تفسیر ہوئی موے محمدؐ

جب روے محمدؐ کی نظر آئی تجلی
سمجھا مین شب قدر سے گیسوے محمدؐ

ماہ نو شوال مین عاشق کو گمان عید
جب تک نظر آجاے نہ ابروے محمدؐ

کس وضع اٹھائے ہوئے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوئے محمدؐ

تجھ بیش بہا عشق کے بازار مین یوسف
برا ہو نہ سکے سنگ ترازوئے محمدؐ

گلگشت گلستان پہ پڑھو صلِّ علےٰ تم
ہر پھول کی پتی مین رچی بوئے محمدؐ

کعبے کی طرف منھ ہو نمازون مین ہمارا
کعبے کا سبب ورنہ ہی منھ سوئے محمدؐ

ہر نخل بیابان عرب مجھکو ہے طوبےٰ
ہون شیفتۂ قامت دلجوئے محمدؐ

رضوان کیلئے لے چلو سوغات شہیدی
گر ہاتھ لگے خار و خس کوئے محمدؐ

غزل

دل تڑپتا ہی کہ کب جاؤن مدینے کی طرف
جلد لیچل تو مجھے یارب مدینے کی طرف

ہونگا مین جاروب کش مژگان سے اُس درگاہ کا
بخت لیجائیگا جب مجھکو مدینے کی طرف

صبر و آرام و قرار و ہوش و عقل و جان و دل
مجھسے پہلے چل بسے یہ سب مدینے کی طرف

اُس گل باغ رسالت سے مرا کہنا سلام
اے صبا تیرا گذر ہو جب مدینے کی طرف

روضۂ انور کا ہے شوق زیارت اسقدر
سوتے ہین منھ کرکے ہم ہر شب مدینے کی طرف

یا الٰہی پھر نہ پھیرے منھ کبھی یہ سوے ہند
جب روانہ ہو مرا مرکب مدینے کی طرف

وائے قسمت سیکڑون زائر چلے جاتے ہین آہ
دیکھیے ہو میرا جانا کب مدینے کی طرف

اُس دل گم گشتہ کی ابرار کیون ہی جستجو
وہ روانہ ہو گیا اغلب مدینے کی طرف

قصیدہ

چھوڑ کر ہندوستان ملک عرب جاتے ہین ہم
جا مرینگے اُن کے در پر جنکے کہلاتے ہین ہم

گرچہ جاتے ہین دلیرانہ ولیکن دوستو
اپنی محرومی سے جی ہی جی مین شرماتے ہین ہم

ہمسے مستی مین شرائط حج کے کب ہونگے ادا
اب دعا کے بدلے مستانہ غزل گاتے ہین ہم

فرقت طیبہ مین مسکین یہ غذا ٹھہری مری
رات دن اب لقمۂ اندوہ و غم کھاتے ہین ہم

قصیدہ

بلالو ہند سے طیبہ مین حضرت اپنے شیدا کو
نہین تو خواب مین آکر دکھا دو روے زیبا کو

نہین جانیکے قابل مین نہین ہی پاس زر میرے
دکھاؤن کس طرح صورت مین جا کر اپنے مولیٰ کو

جمال روے یوسفؑ مین ہویدا نور حضرت تھا
اسی باعث ہوا تھا آپ کا سودا زلیخا کو

رسائی آستانِ پاک تک حاصل جو ہو مجکو
بہارون اپنے پلکون سے مزار شاہِ والا کو

دکھانا نور حضرت کا جو تھا منظور خالق کو
تجلی طور پر دکھلائی چشم شوق موسیٰؑ کو

مدینے کا نہال یک یکے رشکِ نخل جنت ہے
خجالت ہے زمینِ خلد مین گاڑا ہے طوبیٰ کو

الٰہی کردے روشن جلوۂ توحید سے دلکو
دکھادے آنکھ سے میری ذرا نور تجلی کو

شب معراج مین دیدار حضرت کو دکھانا تھا
رکھا تھا اسلیے چرخ چہارم پر مسیحا کو

تنِ حضرت تھا نورِ حق کا جلوہ شکل انسانی مین
بھلا مقدور کیا ہی لکھ سکون وصف سراپا کو

رکھا پاے مبارک جب شبِ معراج مولیٰ نے
اقامت ہوگئی حاصل وہین عرش معلےٰ کو

مسلمانون کے مرقد سے یہ آتی ہی صدا طالب
اوڑا کر اے صبا لے چل ہماری خاک بطحا کو

قصیدہ

ای پیک نسیم مبارک دم ذرا بھولے سے یان بھی آجانا
اُس سرو قد یعنی محمدؐ کا کچھ مژدہ ہمین بھی سُنا جانا

مین تیرِ فراقِ محمدؐ سے اس دُور دیار مین زخمی ہوا
اک پھاہا مرہم رحمت کا مری زخم جگر پہ لگا جانا

کبھی آنا ادہر کو جو بادِ صبا تو لئی آنا مدینے سی خاکِ شفا
کسی صورت سرمۂ ناز وادا لا آنکھون مین میری لگا جانا

ای ابر لطافت جود و سخا ای سحاب کرامتِ روز جزا
دی بحرِ شفاعت لطف و عطا مری آتشِ دلکو بجھا جانا

ای سرو سہی قد باغ جہان ای غیرت حور و قصور جنان
ذرا عارض مہ رخ لقا کی تبان مجھے خواب مین اپنی دکھا جانا

مین فسق و فجور مین آن پھنسا کچھ ہوش نہ خواب سے مجکو بجا
اب واقف فرحت ہی دہ سر یاد ذرا آکے اسے بھی جگا جانا

غزل

نہین ہی کچھ مجکو خوفِ محشر محمدی ہون محمدی ہون
گناہ لاکھون ہی کیے پر محمدی ہون محمدی ہون

اگرچہ مین ہون خطا کا پتلا طفیل حضرت یہ ہی بھروسا
رہونگا سب اُمتون سے بڑھکر محمدی ہون محمدی ہون

مین غوث اعظم کا نقش پا ہون علیؑ کے دروازے کا گدا ہون
مری ہین آقا شفیع محشر محمدی ہون محمدی ہون

اگرچہ ظاہر مین ہون مین فاسق مگر ہون شاہ امم کا عاشق
خدا کی پیارے کا دل مین ہو گھر محمدی ہون محمدی ہون

مین ایسا ہون عاشق پیمبر وفات کے بعد بھی چیخ کر
لکھے گا مدفن کا میرے پتھر محمدی ہون محمدی ہون

نہین ہے پرسش کا قبر مین ڈر سنائینگے یون فرشتے آکر
مین لیجلونگا کفن پہ لکھکر محمدی ہون محمدی ہون

جو حشر مین قبر سے اٹھونگا تو ناز کرتا ہوا چلونگا
بہشت لیجائیگی منا کر محمدی ہون محمدی ہون

گناہ کی فرد دیکھ لینا نے گی فردوس کا قبالہ
بہشت لونگا گناہ دے کر محمدی ہون محمدی ہون

مین ہون گدائے شفیع عالم نہین ہے کچھ مجھکو پیاس کا غم
پیونگا محشر مین آب کوثر محمدی ہون محمدی ہون

نہ گرم ہو آفتاب محشر ڈرا نہ مجھکو چمک چمک کر
مرا ادب کر مرا ادب کر محمدی ہون محمدی ہون

نبی ہین میرے شفیع مکرم نہین ہے نار سقر کا کچھ غم
جلا کرے آگ مجھکو کیا ڈر محمدی ہون محمدی ہون

مجھے ہے دنیا مین شوق جیسا الٰہی ہو قبر مین بھی ویسا
زبان پہ جاری رہے برابر محمدی ہون محمدی ہون

الٰہی مجھپر نگاہ رکھنا مجھے گناہون مین مت پکڑنا
ہنسین عدوے نبی نہ مجھپر محمدی ہون محمدی ہون

خدایا جب تک ہو روز محشر یہی ہے نقش لوح دل کا
لگی رہے رٹ مجھے برابر محمدی ہون محمدی ہون

سنے تو ابلیس مجھکو دعوےٰ کا مین نزع مین بھی ہون نہین سوتا
مین قبر سے بھی کہونگا اٹھکر محمدی ہون محمدی ہون

فرشتے پکڑینگے عاصیون کو تو مین کہونگا نہ مجھکو روکو
مجھے پکڑنا ذرا سمجھکر محمدی ہون محمدی ہون

بغل مین اپنے ہان گناہ سر پہ کہونگا خالق سے روز محشر
یہ نقش ہوگا مری جبین پر محمدی ہون محمدی ہون

خدا دکھائیگا فرد عصیان تو مین کہونگا کہ ہون پشیمان
مگر ہے التماس احقر محمدی ہون محمدی ہون

خدا نے چاہا تو پل کے اوپر یہ کہتا جاؤنگا روز محشر
صراط مت دیکھ خیر او رستہ محمدی ہون محمدی ہون

کہینگے سب نفسی روز محشر اور امتی سب کے پیمبر
یہ ہوگا تسخیر کی زبان پر محمدی ہون محمدی ہون

غزل

تم ہی محمد ہر سے ملیتا
دکھ کے ٹبیا بیت کے رکھیتا

جگ مان نہیں کوئی تم سا محمدؐ
سب کے تم ہی ہو لاج رکھیا

بے گن کی موری نیا محمدؐ
تم ہی کھیویا ہو پار لگیا

تمرے سوا مو ہے نیکا نہ لاگے
جگ مان نبیؐ کوئی کنور کنہیا

پاچھے لگا ہے جنم کا بیری
تم ہی نبیؐ جی دم کے بچیا

تم جو نبیؐ مورے گھبرائیو
لیھون مین تمرے مکھ کی بلیا

سب کی کھطا کے محمد پیارے
رب سے تم ہی ہو معاف کریا

شہیم محمد رب کے دولارے
جگ مان ہین سب کے پران بچیا

غزل

ماہ مین گر آپ ہی تو شمسِ نورانی مین کون
شمع مین وہ ہی اگر رہتا تو پروانے مین کون

کاہے کو شیخ و برہمن ڈھونڈھتے پھرتے ہو تم
گر خدا بستی مین رہتا ہی تو ویرانے مین کون

اے فقیر و مرشد و اللہ جو کہتے ہو تم
گر خدا مرشد مین ہی ہم سے تو ویرانے مین کون

کیون مریدون کو کراتے تم ہو سجدہ پیر حق
نحن اقرب مین ہی وہ تو دل کے کاشانے مین کون

ہر کسی سے کیون جھگڑتے ہو سدا اپی کر شراب
گر خدا مستو نمین رہتا ہی تو فرزانے مین کون

تو مصور کھینچتا تصویر جو ہے ہر گھڑی
کھینچنے مین گر وہ رہتا ہی تو کھنچوانے مین کون

جا کے تم دیر و حرم مین ڈھونڈھتے ہو کس لیے
گر خدا مسجد مین رہتا ہی تو بتخانے مین کون

قلقلِ مینا سے سنتے ہو صدا آتی ہے کیا
گر خدا کشتی مین رہتا ہی تو پیمانے مین کون

ہی یہ منزل سخت تر سمجھو اے حافظ ذرا
بیخودی سے باخودی بہتر ہی آجانے مین کون

غزل

آیا کرو خبر کو مسیحا کبھی کبھی
دیکھا کرو علیل کا نقشا کبھی کبھی

آتا نہین ہی چین بجز آپ کے مجھے
دکھلا دیا کرو مجھے مکھڑا کبھی کبھی

یا مصطفےٰ یہی مری ہردم ہے آرزو
اپنا دکھا دیا کرو چہرہ کبھی کبھی

ہر وقت گر نہو وے تو ہفتے مین ماہ مین
آیا کرو خبر کو خدارا کبھی کبھی

ابتک مدینہ پاک نہ دیکھا ہزار حیف
جلتا جگر ہے یاد جو آتا کبھی کبھی

بسمل سا لوٹتا ہون تڑپتا ہون ہجر مین
باتین کوئی جو آکے سناتا کبھی کبھی

مرجاؤن کرکے ہائے مدینہ محمدا
دل مین یہی خیال ہی آتا کبھی کبھی

بیشک شفا ہی دولت دیدار آپ کی
ہمکو بھی ہو نصیب خدارا کبھی کبھی

حافظ کو بھی خدا کے لیے اپنا روئے پاک
دکھلا دیا کرو شہ والا کبھی کبھی

غزل

عزیزو اپنے پیغمبر محمدؐ ہین تو کیا غم ہے
شفاعت کیلئے سر پر محمد ہین تو کیا غم ہے

غم محشر سے مت گھبراؤ تم اے مجرمو بالکل
اگر اپنی حمایت پر محمد ہین تو کیا غم ہے

بھروسا ہے ملیگا آب انہار جنان ہمکو
عزیزو ساقی کوثر محمد ہین تو کیا غم ہے

ڈرا مت ناصحا پل تیز تر سے تو مجھے ہردم
صراط المستقیم پر محمد ہین تو کیا غم ہے

جلاوے آتش دوزخ مجھے کیا تاب طاقت ہے
ہمیشہ جو مرے لب پر محمد ہین تو کیا غم ہے

نکیرین آئینگے تکرار کا کچھ غم نہین مجکو
ہماری استعانت پر محمد ہین تو کیا غم ہے

بھلا کشتی ہماری کس طرح ڈوبے گی دریا مین
جو کشتی بان کشتی پر محمد ہین تو کیا غم ہے

وسیلہ کیسا خالق نے کیا ہمکو عنایت ہے
رکھین کیونکر غم محشر محمد ہین تو کیا غم ہے

ملے گا از طفیل مصطفےٰ باغ جنان ہم کو
مٹانے جرم کے دفتر محمد ہین تو کیا غم ہے

نہین ہول قیامت سے ہمین کچھ خوف ہے بالکل
ہمارے دوست و یاور گر محمد ہین تو کیا غم ہے

نرکھ بالکل غم دنیا و عقبیٰ دل پہ اک ساعت
تری حافظ حمایت پر محمد ہین تو کیا غم ہے

غزل

صنم دیکھا ترا جلوہ کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے ‖ کبھی بندہ کبھی مولیٰ کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

کبھی عاشق ہوا اپنا کبھی معشوق کہلایا ‖ کبھی مجنون کبھی لیلےٰ کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

کبھی پروانہ سان سوزان کبھی ہی شمع سان گریان ‖ وہ ہر جائی ہی ہر اک جا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

وہ محبوب خدا پیارا محمدؐ سرور عالم ‖ کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

مثال نرگسِ حیران گریبان چاک مثلِ گل ‖ وہی ہی بلبل شیدا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ‖ وہی دانا وہی بینا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے

چھپی وحدت ہی کثرت مین چھپی کثرت ہی وحدت مین ‖ دکھا منہ پھر کیا پردہ کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

وہی واحد احد مطلق منزہ ہے خدا برحق ‖ وہ ہر جائی ہی خود ہر جا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

کبھی یوسف بنا پیارا زلیخا حجلۂ زیبا ‖ جدائی سے مجھے مارا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

کبھی عابد کبھی زاہد کبھی وہ بادہ پیما ہے ‖ اُسے ہر رنگ مین دیکھا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

کبھی گل ہی کبھی بلبل کبھی سرو اور کبھی قمری ‖ ظہور اسکا ہی یہ کیا کیا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

وہ آپ ہی سنبل و لالہ وہ آپ ہی سرو قد بالا ‖ وہ آپ ہی نرگسِ شہلا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہے

تمام شد غزلیات

بھجن حمد

بنا رستا جو بید پڑھاوے وہ پنڈت سب کا گر دکھاوے

مین ناہین پر سب کو دیکھت آپ لکھے اور سب کو لکھاوے

بنا سرون کے سب کی سنت ہی ہر گھٹ گیت جو بچن سناوے

بنا کر کے وہ سب کو پکڑے گہی بانہہ اور پار لگاوے

جیوا جنت کوئی لسری ناہین آپ نہ کھاوے وہ سب کو کھیاوے

بنا نگ کے نت چلت پھرت ہے ہر گھٹ مین چھب اپنی دکھاوے

پنڈت ملنا بھید نہین پاوے آپ مٹے تو ہر کو پاوے
ہر کا بھید وآرث ہر کوئی پاوے الکھ روپ فنا اپنا بناوے

بھجن نعت

نبی تو نِرانکار آکار ہے
تو ہے کون کے اوتار ہے
تو ہی سب کا پالن ہار ہے
توری مایا سارو سنسار ہے
تو ہی جانت چاتر تہار ہے
نہین مانت تو کو گنوار ہے
جہان بستی اور اُجاڑ ہے
دونون جگ مین یہی پکار ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلّوا علیہ وآلہ

لولاک تیری شان ہے
تیرے نور سے سب جہان ہی
سب پر تیرا احسان ہے
تیرو نہان میرو ایمان ہے
یہ جو پوتھی پُران قرآن ہے
حامی سارو تیرو بیان ہے
مین تو کایا ہون تو پران ہے
وارث کرت یہی بکھان ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

لکھ میم مین احد چھپائے گیو
یہی اُوٹ مین احمد کہائے گیو
اچھا گھونگھٹ کرکے وہ آپ گیو
یہی اُوٹ مین دھوکھا مین کھائے گیو
اپنا روپ چرتر دکھائے گیو
مورے نینون مین سمائے گیو
ہمین بھید اپنا بتائے گیو
سعدی گیت اب جو گائے گیو

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

تیری ذات خدا کی ذات ہے	تیری بات خدا کی بات ہے
ملی معراج کی تم کو رات ہے	یہی لامکان یہ تم سے بات ہے
ملی تم کو یہ کرامات ہے	ترے ہاتھ سب کی نجات ہے
سنو کیا اچھی یہ بات ہے	ہمیں یاد نبیؐ کی صلوات ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ
تیرا پیارا محمدؐ نام ہے	تیرے ہاتھ خدا کا کام ہے
لامکان جو تیرا مقام ہے	نہیں قبلہ ہے نہ قیام ہے
تیری رحمت سب پر عام ہے	ترا رحمتِ عالم نام ہے
یہ فنا جو تیرا غلام ہے	نت پڑھت درود و سلام ہے
بلغ العلیٰ بکمالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ

بھجن

بنا گرو کوئی نہ دیت سہارا

مکہ ڈھونڈھا کاشی ڈھونڈھا ڈھونڈھ پھرا جگ سارا	جا کے مندر میں دیپ پوجا مسجد میں بانگ پکارا
جا کے کارن جوگ لیا ہم گلی میں مل گیا پیارا	کہت فنا سو ہو و آرت ہر رنگ میں ہر کو نہارا

بھجن حمد

ہر کا پوجا کرے لیے بھائی

کاہے تم پاتھر پوجو کاہے تم گور بنائی	آپن پوجا آپی کرو تم سب رام ہو جائی
اکیل رہو تب کوئی نہیں جانت	مانس بے پرگٹ کینا ہے خدائی
آپی ہندو آپی ترکا آپی کو جات کہائی	رام رحیم کے جھگڑے میں جنم اکارت جائی

کیا مکہ کیا کاشی کیا مسجد اور بت خانہ … جہان دیکھو وہان وہی ایک ہرجائی
آپی رام اور آپی رحیم اور آپی احمد کہائی … آپی گوپی آپی سیتا آپ ہی کرشن کنہائی
من مکہ تن کاشی کرکے سادھو … فنا نے من مین وارث کو پائی

بھجن

ست گورسے نینہہ لگا ڈورے

بے پانی بے صابن کا یا مل مل دھوئی … انت کا داغ کبھی نہ چھوٹے نرمل کیسے ہوئی
چووا چندن تن مین لگاوت اک دن ماٹی مین ملجائی … پران نکسے پر کوئی نہین ساتھی کا گا یہ تن کھائی
مائی باپ اور لوگ کٹم سب تریا دیکھ گھنائی … پانچ پچیس تورے سنگ چلے مرگھٹ تک پہونچائی
چار بھونگ کو ملاکر ڈاریو تنک درد نہ آئی … دولت دنیا مال خزانہ اک و سنگ نجائی
ہندو پوجت ٹھاکر دوارہ مسلمان پوجین مکہ … گھٹ کا ٹھاکر کوئی نہ پوجے دونوں مت بورائی
کرنی ہو سو کرے فنا گوروسے پریت لگائی … بھلے بُری سے کچھ کام نہین ہے ہر ہر مین دیت دکھائی

بھجن

موری بھورے بیتی جات عمریا

یا جگ مین نہ بھولو پیاری ہوشیار باندھو کمریا … پریم کی راہ گورو سے پوچھو بنا گورو کوئی پاوے نہ ڈگریا
سودا کرنا ہو تو کرلے پیارے پھر نہ ملے گی ایسی بجریا … کہت فنا سنو بھئی سادھو سب کو جانا وارث کی نگریا

بھجن

کوئی نہ بچا جو جگ مین آیا جگ نے سب کو دوش لگایا … پاپ پن دنیا دھو ہر نے بنایا ہر جیسے کو تیسے راہ چلایا
جاگی بھاگ مین جو لکھ دینا ہر کا لکھنا نہ کوئی مٹایا … جو کچھ چاہو سو آپ کرایا پھر کاہو کوئی دوش لگایا
اپنا دوش تم دیکھو سادھو دوش لگایا پاپ کمایا … کہت فنا سن مورے وارث حاجی دوش نہ دوش لگایا

بھجن

چلت سمی فنا کا ہے مچلا نا وارث گھر سب کو جانا ہے … وہ دیس نیا وان کی چال نئی نہ کوئی اپنا بیگانا ہے

سیج بستر دان کچھ ناہین ماٹی اوڑھنا اور بچھاناہی
جاؤن پیا لیکھا لین پھیر یا پیچھے پچھتاناہے

سوہ ہو سنگار کرکے گوری پیا کو منھ دکھاناہی
کہت فنا پیا وارث سب کو ماٹی مین ملجاناہی

ہوری

ہوری کھیلت آج حبیب خدا کے

نبوت کی پچکاری نبی ہے توحید کا رنگ بناکے
طٰہٰ یٰسٓ کا ٹیکا باندھے نور اللہ کا عطر لگاکے
چڑھنے کو براق جو آیا جنت سے سج سجاکے
عرش الٰہی پر دھوم مچی ہی اُمت پر بخشواکے

تن پر پہنے قرآن کا جامہ شفاعت کا تاج پہراکے
میم کا مکنا مکھ پر سوہے کن کا چھتر پھراکے
لولاک لما کی شان نبی ہی چلے دولھا بناکے
درود و سلام فنا سنگ گادت حبیب خدا کے

ٹھمری

چلو دیکھو سکھی اُمت کا بانکا سانوریا سارا جگ جن موہ لیا
الکھ روپ چندا سی صورت تن من مورا موہ لیا

آپ جائے عرش بیٹھے لاالٰہ کی بجاوت بانسلیا
وارث درس کو رووت نینا فنا برست ہر کاری بادلیا

ٹھمری شہانا

آج : دولھا بنے ہین ہمارے نبیؐ عرش برین پر شادی رچی
نینا اُنکے رسیلے اسلیے مازاغ کا سرمہ آنکھون مین دیے
الا اللہ ہے جامۂ اقدس انی انا کی پاگ بندھی
اولیا انبیا سب اُنکے براتی لولاک لما کی شان نبیؐ
لینے آئے فلک سے فرشتے سبھی چلے عرش برین پہ ہمارے نبیؐ
خوش ہو کے خدا یہ کہنے لگا آؤ آؤ مورے پیارے نبیؐ
محشر کا ڈر فنا اُمت کو ناہین ہے سب کے وارث ہمارے نبیؐ

نتائج ہندی

ڈگر یا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

ڈھونڈت ڈھونڈت بوری بھئی اُسے بلاؤ للا
رات دنا روتی پھرون کسے پکارون جا
ڈگریا بتا دے بجو رے

حال بُرا ہے یار بن سجن ملے ہو چین
رتب ار نی کہہ رہا کوکت ہون دین رین
ڈگریا بتا دیجو رے

چلتے چلتے تھک گئے عمر گئی ہے بیت
ڈانڈ امیر الدگیا روٹھ گئے وہ میت
ڈگریا بتا دیجو رے

مجنون ہو کر پھر رہا جنگل بیچ خراب
آگ لگی ہے عشق کی جل جل ہوا کباب
ڈگریا بتا دیجو رے

پربت جنگل ڈھونڈھ چکے ہو گئی ابتو شام
شیام ہمارا روس گیا کہان مین جاؤن رام
ڈگریا بتا دیجو رے

چلتے چلتے تھک گئی ضامن تیرے پانون
لیلےٰ تیری جل بسی دور ہے تیرا گانون
ڈگریا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

غزل ضامن

نا مین ہندو نا مین ترکا نا سُنی نا شیعا رے
اپنے عاشق آپ ہوے ہم جو چاہا سو کیا رے
نا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی نا پنڈت رے
دیکھ نگر مین ہا سا لینا پڑ گئی پوری کھڈ رنت رے
اپنا باسا اُسجا گہ جہان نہ دھرتی اور اکاس
سب جاگے اور کہین نہین کو بوجھے اُسکو داس

گروئے اب میرا بتائے ضامن پیارے آپکو کھو
آپ گما جب آپ کو پایا اپنا صاحب آپہی ہو

غزل دیگر

ہمنے جانا تمکو جانا پردے اندر تم ہی تو ہو
ظاہر و باطن تم ہی تو ہو اول و آخر تم ہی تو ہو
فتوی دیکر کفر کا تمنے قتل کیا ہے عاشق کو
لفظ انا الحق بول کے بنجو دار کے اوپر تم ہی تو ہو

احد سے احمدؐ پیارا بن کے امت کا سالار ہوا
صلِّ علیٰ محبوب خدایا شافع محشر تم ہی تو ہو

نحن اقرب کہکر صاحب پردے مین تم خوب چھپے
ابتو ہم پہچان گئے ہین جانی دلبر تم ہی تو ہو

عاشق شیدا جلوے کا اپنے کلیم موسیٰ تکلیما
رب ارنی کہہ کہہ نالان طور کے اوپر تم ہی تو ہو

اول عاشق آپ ہوئی نور نبیؐ پر ذات خدا
آخر کیا کیا رنگ دکھاکر ساقیِ کوثر تم ہی تو ہو

جب سے عاشق تمیہ ہوا ہے ضامن مسکین حضرت عشق
میرے قبلہ میرے کعبہ میرے منظر تم ہی تو ہو

غزل صادق

سانچا صاحب اک رنگی سو رنگ رنگاؤن ہارا رے
آپ ہی بولے طرح طرح سے آپ بلاون ہارا رے
چار چیز سے محل بنایا آپ ہی بیٹھا اُس مین آ
آپ ہی آوے جاوے وہ سُدھ کھیل کھلاون ہارا رے
چاہا اپنے دل مین تو پھر آپ کلالی بن بیٹھا
آپ ہی بھٹی آپ ہی مدھوا آپ پلاون ہارا رے
آپ دکانی بن شیشہ لے ہاتھ مین لاگا بیچن کو
آپ ہی پیوے بھر بھر پیالہ آپ پلاون ہارا رے
آپ ہی اپنا جامہ پھاڑا آپ ہی اپنا مست بنا
آپ ہی لوٹے مستی مین ہے آپ لٹاون ہارا رے
صادق ہوکر خیر نے دیکھا بزم شمع مین اُسکو یون
آپ ہی گاوے آپ بجاوے آپ نچاون ہارا رے

قصۂ حضرت بلالؓ بزبان ہندی

کئی دن سے بھیو گئے ہین بدلیسوا
درشن کانت رہت ہے اندیسوا

شیام ڈگر ہیرون جھون اورا
نا دن چین نیند نہین راتا
ساگر پربت لہر بھئی بھاری
تڑپت ہون جس جل بن مینا
بن بالم نہین جیرا ہولاسو
یہ نینان زنہار ہماری
سدھ نرہی تن کی تنکوری
سیج سون بھئی اندھیاری
برہا بروگ کہس پنڈردگی
مندرکان گلے مرگ چھالا
دھونی واہ ہیانت بارون
روگ برہا سب روگ سے نیارو
پیتم ڈھونڈھن بھیون بیراگی
ڈھونڈہت ڈھونڈہت دن رہو تھوڑا
انت کال من ہی پچھتائے
نا موہین روپ لچھن گن ایکو
کرہون گوہار گوہار کلیسا
کل نہ پڑت اک پل بن توہین
کہان جاؤن اور کیہہ گہارون
سانجھ بھئی سکھی سب دن بیتا
کاری رین ادھک ڈرپاوے

چندر جوت جس لکھت چکورا
برہا براگ سے بھرا پرا تا
ناؤ پڑی منجدھار ہماری
کاہ کرم مان مورے لکھ دینا
جیرا اوداس نین بھرین آنسو
تورے روپ کی درس بچھاری
بدھ بسری سب ہیا کی موری
تڑپت ہون برہا کی ماری
انت بھبوت بنے جس جوگی
سیلی بال ناگ ہے کالا
آسن مار ڈگر نہارون
بھورے کبھون بالم پیارو
کاہ کرینہون بھاگ ابھاگی
ڈگر برہا کا ہے نہ تھوڑا
کون بھانت پیا رس دکھائے
بیت پڑی مورے سیس نیکو
چھائے ہے مورے شیام بدلیا
آس نہ توڑ میت من موہین
تلپت جیا کہو کا سنبھارون
بھورے نہ موہین بن مورے میتا
کاری گمریا جب سدھ آوے

بھرت بنی بن باگ تک گئے رے
اے رے بپھرا پیو کے دیسا
اے ڈوجگ کے ہاتھ تھمیا
اے پاپن سب کے پالن ہارو
تم آدمؑ کا بند چھڑایو
تم تن ہیر گھاریکارو
تم بن کھو کا کچھ نہ بن آتی
ارنی نے جب سدھ بدھ نوسا
عیسیٰ بھرت اکیل بھلانا
تم سب کے دکھ دھارن ہارو
توہین درشن جبریل کو دیہان
منتی کرت آبرار ہے توری
چھوبو رو چھوتارو موہین
توری آس بھری من ماہین
کہ تن جب من آس نہ پایا
ابرار کے ہو تم ہی ہاتھ تھمیا
توہین بن چین نہین اک پلم

سیت بھرپا موہن سے بپھرے
جاے کھو یہ مورسندیسا
بھانجھر ناؤ کے پار لگیا
تم تن سب جگ ہاتھ لیارو
نوح کا بیڑا پار لگایو
دیکھت اگن خلیل بچارو
کنوان بیچ یوسفؑ بھیو ساتھی
تورے ہی روپ کو مثل بھیو موسیٰ
تورے ہی دوار ملت ہے ٹھکانا
تم ہی سب کے ہاتھ سہارو
سیس نوائے چرن گہہ لینہان
ہاتھ تمھارے لاج ہے موری
من مان بس گیو توہین توہین
بیگ سہارو مورے گسائین
کرپا سندر دربار مین آوا
نرگن کے ہو پار لگیا
صلی اللہ علیک وسلم

خاتمۃ الطبع

حمد لا انتہا اس ذات جامع الصفات کو شایان ہے واحد جو اپنی ذات و صفات مین یکتا و بیمثال ہے اور ثنا بے حد اس ہادی صراط مستقیم کو زیبا ہے جس کے وجود باجود سے تمام کائنات ظاہر و ہویدا ہے درود کاملہ نازل ہو اسکے آل و اصحاب پر اما بعد عاشقان ذکر محمدی کو مژدہ ہو کہ زمانہ خیر و برکت مین کتاب مودت انتما یعنی نعت مصطفیٰ حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۵ باہتمام تام عبد المجید عفا عنہ اللہ المجید ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ مطابق ماہ جون ۱۹۱۴ء مطبع مجیدی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مین طبع ہوا